سرکاری رپورٹ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## مباحثات

### دوشنبہ - ۱۰ر جون ۱۹۷۴ء

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ |
| --- | --- | --- |
| ۱ | تلاوت کلام پاک و ترجمہ | ۱ |
| ۲ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | ۲ |
| ۳ | **تحریک التواء** | |
| | سانحۂ ربوہ پر عوام کا ردِ عمل | ۳۳ |
| ۴ | **تحریک استحقاق** | |
| | ایوان کے وقار کو مجروح کرنے پر پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کے رویے کے خلاف تحریک استحقاق۔ | سوئم |
| ۵ | بلوچستان سرکاری ملازمین کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۳ء۔ | ۴۵ |

جلد ہشتم — شمارہ ششم (۶)

# فہرست ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان
۲۔ سردار غوث بخش رئیسانی
۳۔ میر یوسف علی خان مگسی
۴۔ مولوی محمد حسن شاہ
۵۔ مولوی صالح محمد
۶۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۷۔ خان محمود خان اچکزئی
۸۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۹۔ میر صابر علی بلوچ
۱۰۔ سردار محمد انور جان کیتھران
۱۱۔ میر احمد نواز خان بگٹی
۱۲۔ مس فضیلہ عالیانی
۱۳۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۷۳ء زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر ٹھیک دس بجے صبح منعقد ہوا۔

### تلاوتِ کلامِ پاک و ترجمہ۔ از قاری سید افتخار احمد کاظمی خطیب۔

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰانِ الرَّجِیمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ ط لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْھَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ط اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ۝

(سورۃ ۵ : آیت ۴۹)

یہ آیت کریمہ جو تلاوت کی گئی ہے، چھٹے پارہ کے گیارھویں رکوع کی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:-

**ترجمہ:-** میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اتاری ہے، سچائی کے ساتھ، تصدیق کرنے والی، اُن کتابوں کی، جو اس سے پیشتر اتر چکی ہیں۔ اور اُن پر محافظ۔ تو آپ اُن لوگوں سے

درمیان، اللہ کے اُتارے ہوئے قانون و احکام کے مطابق فیصلہ کیا کیجئے، اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر عمل نہ کیجئے، اُس سچائی سے الگ ہوکر، جو آپ کے پاس آ چکی ہے۔ (اور وہ سچائی وحی الہٰی کی روشنی ہے)۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک خاص شریعت اور راہ رکھی تھی، اور اگر اللہ چاہتا، تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا، لیکن (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ تمہیں آزماتا رہے اُس میں، جو وہ تمہیں دیتا رہا ہے، تو تم نیکیوں کی طرف لپکو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے۔ تو وہ تمہیں، وہ بتا دیگا، جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

# وقفہ سوالات

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر**:- خان محمود خان اچکزئی آپ اپنا سوال پوچھیں!

***۶۱۹۔ مسٹر محمود خان اچکزئی**:- کیا وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ تبلائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے سیکرٹریٹ میں سیکریٹری کے درجہ میں کتنے افسر کام کر رہے ہیں؟ اُن کے نام سکونت اور قبیلہ کیا ہے۔

(ب) اُن میں سے پشتون کتنے ہیں؟

(ج) اگر اُن میں سے پشتون ایک بھی نہیں تو اسکی وجہ؟
(د) کیا حکومت ان پشتون ملازمین کو جو سیکرٹری بننے کے حقدار ہیں بطور سیکرٹری متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

## قائد ایوان (جام میر غلام قادر خان) صوبہ ہذا کے سیکریٹریٹ

میں فی الوقت گیارہ افسیران سیکرٹری کے درجہ پہ کام کر رہے ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں :-

(۱) جناب نوابزادہ جہانگیر شاہ ، نامزد سیکرٹری مال (پشتون)
(۲) جناب محمد حیات اللہ خان سینی ، سیکرٹری امور داخلہ
(۳) جناب احمد رشید صدیقی ، سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات
(۴) جناب ایس آر پونیگر ، سیکرٹری مالیات (اقلیت)
(۵) جناب شمیم احمد ، سیکرٹری زراعت
(۶) جناب ملک عبدالصمد خان سیکرٹری صحت (بلوچ)
(۷) جناب معز الدین احمد ، سیکرٹری صنعت و حرفت
(۸) جناب شیخ رشید احمد سیکرٹری لوکل گورنمنٹ (آبادکار)
(۹) جناب ارشد بیگ سیکرٹری قانون
(۱۰) جناب سلطان احمد سیکرٹری آبپاشی
(۱۱) جناب عبدالحمید خان - سیکرٹری تعمیرات (پشتون)

نہ تو کوئی ایسی آئینی دفعہ اور نہ ہی کوئی ایسے سرکاری احکام موجود ہیں ، جن کے تحت کسی سرکاری ملازم کے متعلق یہ ریکارڈ رکھنا ضروری ہو کہ ان میں سے کون کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے - ان آفیسران میں سے موخر الذکر تین آفیسر دوسرے صوبوں سے ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ہیں ۔ باقی آفیسران ماسوائے ملک عبدالصمد ، نوابزادہ جہانگیر شاہ و شیخ رشید احمد جو بلوچستان سروس سے تعلق رکھتے ہیں ، کل پاکستان سروس کے ہیں -

(ب)
(ج) مندرجہ بالا جواب کے پیش نظر ان جزئیات کے جواب کی ضرورت نہیں ہے۔
(د)

**مسٹر محمود خان اچکزئی**۔(ضمنی سوال) میرے سوال کے جز (ا) میں ہے، صوبہ کے سکریٹریٹ میں سیکریٹریوں کے عہدوں پر کتنے افسران کام کر رہے ہیں اُن کے نام سکونت اور قبیلے کیا ہیں۔
(ب جز) میں ہے، اُن میں سے پشتون کتنے ہیں۔ ج جز میں ہے اگر ان میں سے پشتون ایک بھی نہیں تو اسکی وجہ اور (د جز) میں ہے کہ حکومت اُن پشتون افسروں کو جو سیکریٹری بننے کے حقدار ہیں ان عہدوں پر لگائے گئے اگر نہیں تو کیوں؟ جام صاحب اپنے جواب میں فرماتے ہیں کہ نہ تو کوئی ایسی آئینی دفعہ اور نہ سرکاری احکام موجود ہیں جنکے تحت کسی سرکاری ملازم کے متعلق یہ ریکارڈ دکھانا ضروری ہے، کہ وہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ایسی کوئی دفعہ موجود نہیں، مگر ایسی بھی کوئی آئینی دفعہ موجود نہیں جنکے تحت میں یہ نہ پوچھ سکوں کہ کون کس عہدہ پر کام کر رہا ہے اور مجھے کوئی قانون باز رکھے کہ میں یہ نہ پوچھ سکوں کہ ان میں سے پشتون کتنے ہیں۔

**قائد ایوان**۔ جناب والا! معزز ممبر کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ جس قسم کا سوال پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ اس لئے جواب میں بھی واضح طور پر لکھا گیا ہے، مثال کے طور پر نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی صاحب پشتون ہیں . . . .

**مسٹر محمود خان اچکزئی**۔ جناب میرا سوال ہے کہ ان میں سے پشتون کتنے ہیں اور آپ کا جواب ہے کہ نہ تو کوئی ایسی آئینی دفعہ موجود ہے اور نہ سرکاری احکام موجود ہیں جنکے تحت میں ایسا سوال پوچھ سکوں۔

**قائدِ ایوان** ۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان اعلیٰ عہدوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعیناتی کی جاتی ہے۔ اور اس کے سامنے پیش ہونے والے شخص کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ لیبل لگا کر آئے کہ وہ کس قوم اور قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے، اور وہ معقول حاکم کے احکامات کے تحت تعینات کیا جاتا ہے۔ ........

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ جناب میرا سوال واضح ہے کہ ان میں سے پشتون کتنے ہیں؟ جناب ایک آدمی میں بتا سکتا ہوں کہ وہ پشتون ہے اور دوسرا آدمی جسکا نام فہرست کے آخر میں ہے ڈرنیٹر کا پشتون ہے۔ باقی کوئی نہیں۔

**قائدِ ایوان** ۔ اس سلسلے میں میں یہ بتا سکتا ہوں کہ سیکریٹریٹ میں اسوقت پشتونوں کی تعداد بلوچوں کی نسبت زیادہ ہے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ جناب عالی میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ بلوچ زیادہ ہیں یا پشتون زیادہ ہیں۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے۔ کہ ان میں پشتون کتنے ہیں؟

**قائدِ ایوان** ۔ جناب ابھی میں بتا دیتا ہوں۔ نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی سیکریٹری مال پشتون ہیں۔ مسٹر سلطان حامد صاحب بھی پشتون ہیں۔ اسکے علاوہ حبیب اللہ خان صاحب کو بھی ابھی تعینات کیا گیا ہے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ لیکن ان میں سے کسی صاحب کا ذکر جواب میں نہیں کیا گیا ہے مجھے کیا معلوم

**قائد ایوان** ۔ اگر ان کا ذکر نہیں ہے تو میں آپکی اطلاع کے لئے بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ افراد پشتون ہیں ۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ بہتر جناب

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ اب اگلا سوال پوچھئے ۔

* ۶۲۰ **مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ کیا وزیر ملازمتہائے و امور انتظامیہ تبلائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ کے کتنے ڈپٹی کمشنر پشتون ہیں ؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ صوبہ کے پشتون اضلاع کے اکثر ڈپٹی کمشنر غیر پشتون ہیں ؟

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجہ ؟

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ بہت سے پشتون سرکاری ملازمین ڈی سی بننے کے حقدار ہیں ؟ لیکن انہیں ڈی سی نہیں بنایا جاتا ۔

(ہ) کیا حکومت پشتون اضلاع میں پشتون افسران تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟ اگر ہاں تو کب سے ؟

**قائد ایوان** ۔ نہ تو کوئی ایسی آئینی دفعہ اور نہ ہی کوئی ایسے سرکاری احکام موجود ہیں جن کے تحت کسی سرکاری ملازم یا ڈپٹی کمشنروں کے متعلق یہ ریکارڈ رکھا جانا ضروری ہو کہ ان میں کون کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ بہر حال صوبہ کے بارہ اضلاع میں سے فی الوقت صرف دو ڈپٹی کمشنر ان ایسے ہیں

چونکہ کل پاکستان سروس سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ بلوچستان کی سکونت نہیں رکھتے، باقی ماندہ سب ڈپٹی کمشنر ایسے ہیں چونکہ ساکنان بلوچستان ہیں۔

(ب) تا (د) } مندرجہ بالا جواب کے پیش نظر ان جزمات کے جواب کی ضرورت نہیں ہے

اسکے علاوہ بھی اگر معزز ممبر یہ پوچھنا چاہیں کہ کتنے ڈپٹی کمشنر صاحبان پشتون ہیں تو میں بتا دیتا ہوں جیسے ڈپٹی کمشنر لسبیلہ پشتون ہیں - - - - - -

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ ضمنی سوال۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ نہ تو کوئی ایسی آئینی دفعہ ہے نہ کوئی سرکاری احکام موجود ہیں۔ ایسے احکام مجھے بتائیے کہ میں یہ سوال نہیں پوچھ سکتا۔

**قائد ایوان** ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس میں ایسا لکھا گیا ہے۔ لیکن معزز ممبر کو پورا حق ہے کہ وہ جو سوال چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ جام صاحب محمود صاحب کے سوال میں کچھ اور ہے اور آپ کے جواب میں کچھ اور ہے۔ بہتر ہو گا کہ اس کے جوابات کسی اور وقت میں دیئے جائیں۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۔ جناب انہوں نے کہا ہے کہ نہ کوئی ایسی آئینی دفعہ موجود ہے

ذ کوئی سرکاری احکام موجود ہیں جن کے تحت ڈپٹی کمشنروں کے بارے میں پوچھا جائے
اور ریکارڈ رکھا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** جام صاحب جو جواب لکھا ہوا ہے وہ جواب آپ پڑھیں۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! اس میں تو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ کوئی آئینی دفعہ نہیں ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنروں
یا سرکاری ملازم کیلئے یہ ریکارڈ رکھنا ضروری ہو کہ ان میں کون کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے لیکن
میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کو یہ مکمل اختیار ہے کہ وہ جو سوال چاہے پوچھ سکتا ہے۔

**مسٹر محمود خان اچکزائی۔** یہ جو اس میں لکھا ہوا ہے۔

**قائد ایوان۔** تو میں اسکو کسی وقت صحیح کر دونگا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** شکریہ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** جام صاحب اگر اسکا آپ کے پاس کوئی دوسرا جواب موجود ہے۔ تو
وہ پڑھ دیں۔ ورنہ کسی اور وقت انہیں مکمل طور پر مطمئن کر دیں۔

**قائد ایوان۔** میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کافی مطمئن ہو چکے ہیں اسکا جواب کسی اور وقت
دے دونگا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** دوسرے ٹائم کیلئے میرے کافی سوالات غائب ہو گئے ہیں

ابھی تک کسی کا جواب نہیں دیا گیا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** دوسرے ٹائم کا مطلب ہے کہ دوسری باری پر۔

**※۴۶ میر صابر علی بلوچ۔** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بتائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت بلوچستان کے مختلف محکمہ جات میں بہت سی گزیٹیڈ اور نان گزیٹیڈ اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنی اسامیاں اور کب سے خالی ہیں۔

(ج) اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟ محکمہ وار تفصیل دی جاوے۔

**محمود خان اچکزئی۔** ہمیں جواب موصول نہیں ہوا

**قائدِ ایوان۔** جس معزز ممبر نے یہ سوال پوچھا ہے۔ ان کی خدمت میں یہ جواب پیش کیا گیا ہے یہ تو اسمبلی کا کام ہے کہ وہ ہر ایک ممبر کو جوابات دے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** جام صاحب آپکے جواب وقت پر نہیں پہنچے کہ ان کو فہرست سوالات میں چھاپا جائے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

**قائدِ ایوان۔** اس سلسلے میں گزارش کرونگا کہ سیکریٹری اسمبلی کو کہا جائے کہ جونہی یہ جوابات پہنچیں ان کو چھاپنے میں دیر نہ کی جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔** تین دن پہلے جوابات پہنچنے چاہئیں تاکہ ان کو چھاپا جا سکے۔ بہرحال آپ جواب پڑھیئے۔

**قائد ایوان**

**الف:۔** ہاں یہ حقیقت ہے کہ حکومت بلوچستان کے مندرجہ ذیل محکمہ جات میں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ اسامیاں خالی ہیں۔

## ۱۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ

| گزیٹڈ اسامیاں | کتنی اور کب سے خالی ہیں | نان گزیٹڈ اسامیاں | کتنی اور کب سے خالی ہیں |
|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 |
| ۱۔ مرکز مینجر | ۴ سنہ ۱۹۷۳ء | ۱۔ اسٹینو گرافر | ۳ ۔ |
| ۲۔ آفیسر ترقیات | ۲ سنہ ۱۹۷۳ء | ۲۔ اسٹینو ٹائپسٹ | ۱۰ ۔ |
| ۳۔ انسٹرکٹر اکیڈمی | | ۳۔ اسسٹنٹ | ۹ ۔ |
| برائے ترقی دیہات | ۴ سنہ ۱۹۷۲ء | ۴۔ سینئر کلرک | ۵ ۔ |
| | | ۵۔ جونیئر کلرک | ۶ ۔ |
| | | ۶۔ سپروائیزر | ۳ ۔ |
| | | ۷۔ دیہی کارکن | ۲۱ ۔ |
| | | ۸۔ اوڈیٹر | ۸ |

## ۲۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) آفیسر شماریات | ۱ — | — | — |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| **۳۔ محکمہ آب پاشی** | | | |
| ۱۔ ایگزیکٹیو انجنیئر | ۴ ۱۹۷۴ء | ۱ اوورسیئر | ۳۸ ۱۹۷۴ء |
| ۲۔ ایس۔ڈی۔او | ۴ ۱۹۷۴ء | ۲ ڈرائنگ سپرنٹنڈنٹ | ۲ " |
| | | ۳ ڈرافٹمین | ۶ " |
| | | ۴ اسٹینوگرافر | ۳ " |
| | | ۵ اسٹینوٹائپسٹ | ۹ " |
| | | ۶ ٹریسر | ۱۱ " |
| | | ۷ جونیئر کلرک | ۱۴ " |
| **۴۔ محکمہ ملازمت ہا** | | | |
| ۱۔ سیکرٹری محکمہ جات | ۲ ۱۹۷۳-۷۴ء | ۱۔ اسٹینوگرافر | ۴۰ ۱۹۷۴ء |
| ۲۔ پی سی ایس کیڈر | ۱۶ ۱۹۷۳-۷۴ | | |
| **۵۔ محکمہ مالیات** | | | |
| ۱۔ خزانہ آفیسر | ۷۔ ایک اسامی ۷۰ء سے<br>۴ اسامیاں ۷۲ء<br>اور ۲ " ۷۴ء سے | ۱۔ اکاؤنٹس کلرک | ۴ دو ماہ سے |
| **۶۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات** | | | |
| ۱۔ گزیٹڈ | ۲ دو ماہ سے | ۱۔ نان گزیٹڈ | ۱۲ دو ماہ قبل |

| 1 | | | 2 | 3 | | 4 | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| **۷۔ محکمہ صحت** | | | | | | | |
| ۱۔ گزیٹڈ | ۱۰۱ | | — | ۱۔ نان گزیٹڈ | | ۱۴۳ | — |
| **۸۔ محکمہ صنعت وحرفت ومحنت** | | | | | | | |
| ۱۔ سنٹرل ڈویلپمنٹ آفیسر | ۱ | | ڈیڑھ سال سے | ۱۔ سروئیر | | ۲ | چھ ماہ سے |
| **۹۔ شعبہ صنعت وحرفت** | | | | | | | |
| ۱۔ ڈپٹی ڈائریکٹر صنعت | ۱ | — | ۱۹۷۲ء | ۱۔ کارپٹ ٹیچر | | ۵ | ۱۹۷۳ء |
| ۲۔ ڈپٹی مینجر | ۱ | — | 〃 | ۲۔ لیڈی ڈیمانسٹریٹر | | ۷ | 〃 |
| ۳۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر | ۱ | — | 〃 | ۳۔ کارپٹ ڈیزائنر | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۴۔ ڈیمانسٹریٹر | | ۵ | 〃 |
| | | | | ۵۔ آپریٹر | | ۲ | 〃 |
| | | | | ۶۔ فنشر | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۷۔ اسسٹنٹ بوائلر انجینئر | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۸۔ بائلر کے فٹیمین | | ۳ | 〃 |
| | | | | ۹۔ بوائلر اٹینڈنٹ | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۱۰۔ سکلڈ ورکرز | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۱۱ ایمبرائڈری ڈیزائنر | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۱۲ کارپٹ ڈیزائنر | | ۱ | 〃 |
| | | | | ۱۳ ڈیمانسٹریٹر کم تانا بانا | | ۲ | 〃 |
| | | | | ۱۴ ڈائر کم فنشر | | ۱ | 〃 |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| | | ۱۵- ڈیمانسٹریٹر (پولٹری) | ۱ ۱۹۷۳ء |
| | | ۱۶- سپرنٹنڈنٹ | ۴ " |
| | | ۱۷- اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ آفیسر | ۱ " |
| | | ۱۸- اسٹینوگرافر | ۱ " |
| | | ۱۹- سینئر کلرک | ۸ " |
| | | ۲۰- جونیئر کلرک | ۷ " |
| | | ۲۱- سینئر سیلزمین | ۱ " |
| | | ۲۲- جونیئر " | ۱ " |
| | | ۲۳- چپڑاسی | ۴ " |

## ۳- شعبہ محنت

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| ۱- ڈپٹی ڈائریکٹر | ۱ ۱۹۷۲ء | ۱- سپرنٹنڈنٹ | ۱ ۱۹۷۲ء |
| ۲- اسسٹنٹ ڈائریکٹر | ۲ " | ۲- اسسٹنٹ | ۱ " |
| | | ۳- سینئر ٹائپسٹ | ۳ ۱۹۷۲ء |
| | | ۴- جونیئر کلرک | ۲ " |
| | | ۵- لیبر انسپکٹر | ۲ " |

## ۴- انسپکٹریٹ آف مائنز

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| ۱- مائنز ریسکیو اینڈ سیفٹی سپرنٹنڈنٹ | ۱ ۱۹۷۰ء | ۱- اسٹینوگرافر | ۲ ۷۰-۱۹۷۲ء |
| ۲- مائنز ریسکیو اینڈ سیفٹی انسٹرکٹر | ۱ " | ۲- اسٹینو ٹائپسٹ | ۴ " |
| ۳- جونیئر انسپکٹر آف مائنز | ۱ " | ۳- جونیئر کلرک | ۱ " |

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
|---|---|---|---|
| ۴- اسسٹنٹ ڈائریکٹر الیکٹریکل مکینکل ۱ | ۱۹۷۰ | ۴- ریکیکو کیپر فورمین ۶ | ۷۰-۱۹۷۳ |

## ۵- مائنز ویلفیئر آرگنائیزیشن

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
|---|---|---|---|
| ۱- اسسٹنٹ مائنز لیبر ویلفیئر کمشنر ۱ | ۱۹۷۳- | ۱- ہیڈ ماسٹر ۱ | ۷۴-۱۹۷۳ء |
| ۲- سکریٹری مائنز لیبر | | ۲- جے وی ٹیچر ۹ | " " |
| ویلفیئر اینڈ ہاؤسنگ کمیٹی ۱ | " | ۳- ڈرل ماسٹر ۱ | " " |
| | | ۴- مڈ وائف ۱ | " " |
| | | ۵- اسٹینوڈیسپیٹ ۲ | " " |
| | | ۶- اسکول ٹیچرس ۱ | " " |
| | | ۷- ڈسپنسر ۱ | " " |
| | | ۸- کمپاؤنڈر ۱ | " " |
| | | ۹- جونیئر کلرک ۲ | " " |
| | | ۱۰- قاری ۱ | " " |

## ۶- محکمہ امور داخلہ (پولیس)

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
|---|---|---|---|
| ۱- ڈی ایس پی ۱ | | ۱- پراسیکیوٹنگ ایس آئی ۵ | ۱۹۷۳ء |
| | | ۲- اسٹینوگرافر ۱ | " |
| | | ۳- اسٹینو ٹائپسٹ ۷ | " |
| | | ۴- ایڈیٹر ۱ | " |
| | | ۵- کانسٹیبل ۲۵۶ | " |

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
|---|---|---|---|

## ۱۰۔ محکمہ جیل خانہ جات و اصلاح اسیران

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ مہتمم | ۱ ۱۹۷۰ | ۱۔ اسٹینوگرافر | ۱ ۷۳-۱۹۷۴ء |
| | | ۲۔ سینئر کلرک | ۱ ″ |
| | | ۳۔ جونیئر کلرک | ۱ ″ |

## ۱۱۔ محکمہ زراعت

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ گزیٹڈ | ۱۱۵ مختلف تاریخوں سے | ۱۔ نان گزیٹڈ | ۱۴۵ مختلف تاریخوں سے |

## ۱۲۔ محکمہ تعلیم

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ گزیٹڈ اسامیاں | ۱۹ ۱۹۷۳ء | ۱۔ نان گزیٹڈ | ۷۸ ۱۹۷۳ء |

## ج۔ جزوی

## ۱۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ (گزیٹڈ)

(۱) مرکز مینیجر:- مرکز مینیجر کی دس اسامیاں حال ہی میں منظور کی گئیں ہیں۔ جن میں سے ۶ پُر کی جا چکی ہیں۔ بقایا چار کے لئے اشتہارات دیئے گئے ہیں۔ انٹرویو کے بعد موزوں امیدوار منتخب کئے جائیں گے۔

(۲) افسر ترقیات:- افسر ترقیات کی چار اسامیاں بوجہ ترقی افسران محکمہ متعلقہ ظہور پذیر ہوئیں، جن میں سے تین اسامیاں براہ راست بھرتی سے پُر ہونی تھیں۔ اور تین امیدواروں کا چناؤ کیا جا چکا ہے۔ ان کی تعیناتی کے احکامات جاری کئے جا رہے ہیں۔ ایک اسامی محکمانہ طور پر ترقی سے پُر کی جانی ہے۔ جس کے لئے سپروائزروں کو سنیارٹی کے پیش نظر زیر غور رکھا گیا ہے۔ عنقریب یہ اسامی پُر کی جائے گی۔

۴۔ **انسٹرکٹر اکیڈمی برائے ترقی دیہات**:۔ ان اسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تشہیر کی گئی تھی۔ لیکن کوئی امیدوار نہ مل سکا۔ دوبارہ تشہیر کی گئی ہے اور موزوں امیدواروں کو چنا جائیگا۔ یہ اسامیاں تقریباً ڈیڑھ سال سے خالی ہیں۔

## ۱۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ (نان گزیٹڈ)

ان تمام اسامیوں کو بذریعہ مقامی اخبارات مشتہر کیا گیا۔ لیکن کسی امیدوار نے درخواست نہیں دی۔ اور اب مقامی طور پر موزوں اشخاص کو ٹریننگ دینے کے بعد اسامیوں پر تعینات کیا جائے گا۔

## ۲۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات (گزیٹڈ)

۱۔ افسر شماریات کی اسامی کو پر کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا۔ لیکن کوئی موزوں امیدوار دستیاب نہ ہو سکا۔

## ۳۔ محکمہ آب پاشی (گزیٹڈ)

۱۔ چار ایگزیکیٹو انجینیروں کی اسامیاں خالی ہیں۔ ان پر ایس ڈی او اپنی تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ یہ حال ہی میں خالی ہوئی ہیں اور ان کو پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔
۲۔ چار سب ڈویژنل افسران کی آسامیاں خالی ہیں۔ جن میں دو آسامیاں مارچ ۱۹۷۴ء سے اور دو مئی ۱۹۷۴ء سے خالی ہیں ان کو پُر کیا جا رہا ہے۔

## ۳۔ محکمہ آب پاشی (نان گزیٹڈ)

بہت سی اسامیاں دوسرے صوبوں کے ملازمین کے انخلا کے وقت خالی ہوئیں۔ ان تمام اسامیوں کو بار بار مشتہر کیا گیا اور مقامی طور پر جتنے بھی ہر آسامی کے لئے موزوں آدمی ملے ان کو بھرتی

کرلیا گیا۔ بقایا اسامیوں کے لئے دو سال کے معاہدہ کی بنیاد پر دوسرے صوبوں سے مستار آدمی لینے کے لئے اشتہار دیا گیا۔ اور کوشش یہ ہے کہ مقامی آدمیوں کو ترجیح دی جائے۔ بصورت دیگر دوسرے صوبوں کے آدمیوں کو دو سال کی مدت کے لئے متعین کیا جائے۔

## ۴۔ محکمہ ملازمت ہا

۱۔ سیکریٹری ۲

۲۔ پی سی ایس کیڈر ۱۴

جہاں تک سیکرٹری صاحبان کی اسامیوں کو پُر کرنے کا تعلق ہے۔ انہیں پُر کرنے کا معاملہ زیر غور ہے، پی سی ایس میں ۹ آدمی بذریعہ پبلک سروس کمیشن منتخب ہو کر زیر تربیت ہیں کچھ تحصیلداروں کو قوانین کے مطابق ترقی دی جا رہی ہے۔ اسٹینو گرافر باوجود کوشش دستیاب نہیں ہو رہے ہیں۔

## ۵۔ محکمہ مالیات (گزیٹڈ)

۱۔ خزانہ آفیسر ۷

خزانہ افسران کی سات اسامیاں خالی ہیں لیکن ان اسامیوں پر خزانہ اکاؤنٹنٹ بطور خزانہ افسر اپنی تنخواہوں پر کام کر رہے ہیں اور ان اسامیوں پر مستقل ترقی کا معاملہ زیر غور ہے جس کا فیصلہ تقریباً ایک ہفتہ کے اندر کرلیا جائیگا۔

(نان گزیٹڈ) چار اسامیاں اکاؤنٹس کلرک کی بوجہ ترقی و استعفیٰ خالی پڑی ہیں۔

## ۶۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات (گزیٹڈ)

۱۔ سپرنٹنڈنگ انجینئر (۲)

۶۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات (نان گزیٹڈ)

۱۔ اسٹینو گرافر (۱)

۲۔ اسٹینوٹائپسٹ ۵

۳۔ ہیڈ ڈرافٹسمین ۶

مندرجہ بالا اسامیاں تقریباً ۲ ماہ پہلے منظور ہوئی ہیں۔ ان کو پر کرنے کے لئے ضروری کارروائی جاری ہے۔

## ۷۔ محکمہ صحت

۱۱ گزیٹیڈ اور ۱۶۲ نان گزیٹیڈ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں کیونکہ اسامیاں وقتاً فوقتاً خالی ہوتی رہتی ہیں چونکہ بلوچستان میں ڈاکٹروں اور ٹیکنیکل اسٹاف کی کمی ہے اس لئے مذکورہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

## ۸۔ محکمہ صنعت وحرفت ومحنت (شعبہ ترقی معدنیات) (گزیٹیڈ)

اس اسامی کو پُر کئے جانے کے بارے میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو کہا گیا ہے۔

(نان گزیٹیڈ) ۱۔ سرویئروں کی دو خالی اسامیوں کے لئے سلیکشن بورڈ کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے جلد از جلد اقدامات کرے۔

## ۹۔ محکمہ صنعت وحرفت ومحنت (شعبہ صنعت وحرفت) (گزیٹیڈ)

تین خالی گزیٹیڈ، ان اسامیوں کو پُر کئے جانے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔

(نان گزیٹیڈ) ساٹھ نان گزیٹیڈ اسامیاں مشتہر کی گئیں تھیں۔ لیکن موزوں اُمیدوار خصوصاً فنی اسامیوں کو پر کرنے کے دستیاب نہ ہو سکے، اس سلسلے میں دوبارہ ان اسامیوں کو مشتہر کیا جا رہا ہے۔ اور این ڈی وی پی سے بھی رجوع کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ موزوں فنی قابلیت رکھنے والے امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بھیجیں۔

(شعبہ محنت) (گزیٹیڈ) جو یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے خالی ہے

(۱) ڈپٹی ڈائریکٹر محنت کی ۱۸ اسامی کو کسی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو ترقی دیکر پر کی جانی ہے۔ چونکہ

دو اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسلام آباد بھیجے گئے ہیں اور تیسرے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی ملازمت تین سال سے کم ہے ، اس لئے ان کو ترقی نہیں دی جا سکتی ۔ یہی وجہ ہے کہ ریجنل منیجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج کو اس کی تنخواہ پر ڈپٹی ڈائریکٹر لگایا ہوا ہے ۔ اس اسامی پر کام کرنے کے علاوہ دفتر روزگار کا کام بھی سرانجام دے رہا ہے ۔

۲ ۔ دو اسسٹنٹ ڈائریکٹر

ان دونوں اسامیوں کے مستقل عہدہ داران عارضی طور پر مرکزی حکومت میں کام کر رہے ہیں چونکہ یہ اسامیاں خالی نہیں اس لئے مستقل طور پر ان اسامیوں کو پر نہیں کیا جا سکتا ۔ عارضی طور پر ایک اسامی کا چارج لیبر ویلفیئر ڈویژنل کو دیا گیا ہے جبکہ دوسری اسامی کو عارضی طور پر پُر کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(تالا پرییڈ)

۱ ۔ اپریل ۱۹۷۴ء کو سپرنٹنڈنٹ کے (DEPUTATION) پر جانے کی وجہ سے خالی ہو گئی ۔ اس کو پر کئے جانے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

۲ ۔ یہ اسامی اسسٹنٹ ڈائریکٹر (شعبہ عمل درآمد) کی خالی رہنے کی وجہ سے پر نہیں کی جا سکی اب اسے پر کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے یہ اسامی جولائی ۱۹۷۴ء سے خالی ہے ۔

۳ ۔ موزوں امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پر نہیں کی جا سکیں ، ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے یہ اسامیاں ۱۹۷۴ء سے خالی ہیں ۔

۴ ۔ ایک اسامی شعبہ عمل درآمد میں افسر موجود نہ ہونے کی وجہ سے خالی رہی ہے ، اور دوسری ماضی قریب میں خالی ہوئی ، ان کو پُر کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے ۔

۵ ۔ موزوں امیدواروں کا انتخاب کیا جا چکا ہے اور تقرری کے احکامات جاری کئے جا رہے ہیں ۔

انسپکٹر آف مائنز (گزیٹڈ)

۱ ۔ ان چاروں اسامیوں کو جو یکم جولائی ۱۹۷۰ء و یکم جولائی ۱۹۷۴ء سے خالی ہیں پُر کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو کہا گیا تھا انہوں نے ایک دفعہ انٹرویو لیا مگر تعلیمی معیار پورا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی امیدوار منتخب نہ کیا جا سکا ۔ اس کے پیش نظر کمیشن سے تعلیمی معیار میں نرمی

برتنے کے بارے میں خط وکتابت کی جا رہی ہے۔

(نان گزیٹڈ)

۱، ۲، اسٹینوگرافر اور اسٹینو ٹائپسٹ کے لئے موزوں اُمیدواروں کی کمی کی وجہ سے یہ اسامیاں خالی ہوئی تھیں اب ان اسامیوں کو مشتہر کیا گیا ہے۔

۳۔ مشینری حال ہی میں پہنچی ہے اس لئے یہ آسامیاں اب جلد ہی پُر کی جائیں گی۔

مائنز لیبر ویلفیئر آرگنائزیشن (گزیٹڈ)

۱۔ موجودہ لیبر افسر (مائنز) کے پاس اس کا اضافی چارج ہے، اس اسامی کو محکمانہ ترقی کے ذریعے پُر کئے جانے کا معاملہ حکومت کے زیرِ غور ہے۔

۲۔ موزوں امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پُر نہ کیا جا سکا، اب موزوں امیدوار کا چناؤ کر لیا گیا ہے مگر منظوری کا معاملہ حکومت کے زیرِ غور ہے۔

(نان گزیٹڈ)

۱۔ ان آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پہلا تشہیر اخبار و ریڈیو لیا گیا۔ مگر موزوں امیدوار نہ مل سکے ان کی دوبارہ تشہیر کی گئی ہے۔

۱، ۲ کے لئے موزوں اُمیدوار دستیاب نہ ہو سکے تھے۔ ان کو پُر کرنے کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔

## ۹۔ محکمہ امورِ داخلہ (پولیس) گزیٹڈ

۱۔ اسے پُر کیا جا رہا ہے۔

(نان گزیٹڈ)

۱۔ کا آسامیاں جنوری ۱۹۷۴ سے غیر بلوچستانی ملازمین کی اپنے ڈومیسائل کے صوبوں کو انخلا کی وجہ سے خالی ہیں، ان خالی آسامیوں کی تشہیر بذریعہ اخبارات اور ریڈیو پاکستان متعدد بار کرائی گئی لیکن بلوچستانی اُمیدوار لا گریجویٹ ان آسامیوں کے لئے درخواستیں نہیں دے رہے ہیں۔

۲، ۳ ان آسامیوں کے لئے موزوں اُمیدوار درخواست نہیں دے رہے ہیں۔ کانسٹیبل کی خالی اسامیوں کو لوکل امیدواروں سے پُر کرنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔

# ۹۔ محکمہ امور داخلہ (جیل خانہ جات و اصلاح اسیران) (گزیٹڈ)

۱۔ مہتمم جیل خانہ جات کی آسامی ۱۹۷۰ء سے خالی ہے، اس آسامی کو پُر کئے جانے کے لئے انتخابی بورڈ ۱۹۷۲ء میں تشکیل دیا گیا اور معاملہ منقریب بورڈ کے سامنے پیش ہوگا۔

(نان گزیٹڈ)

۱۔ پروبیشن افسر کی اسامی یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے خالی ہے۔ اس آسامی کی تخلیق کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں اگر بعد از تحقیقات یہ محسوس کیا گیا کہ اس اسامی کی ضرورت ہے تو ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ یہ اسامیاں موزوں اُمیدوار نہ ملنے کی وجہ سے خالی ہیں۔

۳۔ امپلائمنٹ ایکسچینج سے موزوں امیدواروں کے نام موصول ہو چکے ہیں منقریب ہی آسامی پر کردی جائے گی۔

۴۔ منقریب جونیئر کلرک کی اسامی پر کردی جائے گی۔

# ۱۰۔ محکمہ زراعت

۱۱۵ گزیٹڈ و ۱۴۵ نان گزیٹڈ اسامیوں کو پر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صوبہ بلوچستان کے وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد تمام اسامیوں پر بھرتی کی ممانعت کردی گئی تھی۔ کیونکہ ڈویژنل کی سطح کی کچھ اسامیاں ختم کی جا رہی تھیں اور فاضل عملہ کو خالی اسامیوں پر کھپایا جانا تھا۔ بعد میں درجہ اول و درجہ دوئم کی اسامیاں متعلقہ انتخابی بورڈ کے ذریعہ پُر کی جانی تھیں۔ مگر بروقت بورڈ کی تشکیل عمل میں نہ آنے کی بنا پر اسامیاں پُر نہیں کی جا سکیں، جبکہ درجہ سوئم کی اسامیاں زیادہ تر فنی نوعیت کی تھیں۔ فنی ماہرین دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے پُر نہیں کی جا سکیں

# ۱۱۔ محکمہ تعلیم

| گزیٹڈ آسامیاں | ۱۹ | نان گزیٹڈ | ۷۴ |
|---|---|---|---|

۱۔ گزیٹڈ اسامیاں جنوری ۱۹۷۳ء سے خالی ہیں ، جب غیر بلوچستانی اپنے آبائی صوبوں کو واپس کئے گئے تھے کیونکہ ان اسامیوں کا تعلق سائنس کے شعبے سے ہے اور اس صوبے کے مقامی سائنس کے شعبے میں دستیاب نہیں ہیں۔

(نان گزیٹڈ)

اسامیاں کیونکہ ٹیکنیکل شعبہ سے تعلق رکھتی ہیں مگر موزوں مقامی امیدوار دستیاب نہیں، اس لئے یہ اسامیاں خالی ہیں اور غیر مقامی کو نہیں لیا جا سکتا ہے۔

**میر صابر علی بلوچ۔** ضمنی سوال میں نے یہ پوچھا تھا کہ انکو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اسکا جواب مجھے دیں۔

**قائد ایوان۔** اسکی وجوہات دی گئی ہیں جہاں تک ٹائپسٹ اور اسٹینو گرافروں کا تعلق ہے وہ انتہائی کوشش کے باوجود نہیں ملتے لیکن اس کے لئے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے جہاں کہیں سے بھی اسٹینو گرافر مل جائیں انکی فوراً تقرری کی جائیگی۔ باقی جو اسامیاں ہیں انکی نوٹیفیکیشن جاری ہو چکی ہے، کچھ پبلک سروس کمیشن کے زیر غور ہیں اور کچھ کمیٹیوں کے زیر غور ہیں۔ جس قدر ممکن ہو یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی۔

**۶۴۷ ٭ ۔ میر صابر علی بلوچ** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بتلائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان کے قیام کے بعد کئی اعلیٰ اور کئی ادنیٰ سرکاری ملازمین کے

خلاف رشوت ستانی کے الزام میں مقدمے دائر ہوئے اور اُن میں سے بعض کو سزا ہوئی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے سرکاری ملازمین کے نام محکمہ وار کیا ہیں، جن کے خلاف مقدمے دائر ہوئے اور ایسے ملازمین کے نام کیا ہیں جنہیں سزا ملی اور اگر کوئی ملازم بری ہوگیا تو اس کی وجہ کیا ہے۔

(ج) جزو (ب) میں وہ کون سے ملازم ہیں جن کے خلاف موجودہ حکومت کے زمانہ میں مقدمے درج ہوئے؟

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ دیانت دار افسران کی ہمت افزائی کے لئے انعامات، ترقیاں وغیرہ دی گئی گئیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کی تفصیل دی جائے۔

## قائد ایوان

(الف) یہ درست ہے کہ کئی اعلیٰ و ادنیٰ سرکاری ملازمین کے خلاف رشوت ستانی کے الزام میں محکمہ رشوت ستانی کے پاس مقدمے درج ہوئے ہیں۔

(ب) ایسے ملازمین جن کے خلاف مقدمے دائر ہوئے اور وہ بری یا سزایاب ہوئے کی فہرست لف ہذا ہے۔ جو کہ محکمہ رشوت ستانی سے حاصل کی گئی ہے

(ج) فہرست ملازمین درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام اہلکار | نام محکمہ |
|---|---|---|
| ۱ | مولوی محمد صدیق اسسٹنٹ | محکمہ تعمیرات |
| ۲ | ملک تاج محمد خان لہڑی ڈی سی سی | ملازمت ہا و عمومی نظم و نسق |
| ۳ | حاجی عبدالقیوم بلوچ اے سی پنق | محکمہ ملازمت ہا و عمومی نظم و نسق |
| ۴ | محمد رفیق، سروئیر | محکمہ معدنیات |
| ۵ | میر غوث بخش بزنجو، ایکسیں گارڈ | |

| نمبر شمار | نام اہلکار | محکمہ |
|---|---|---|
| ۶ | میر گل خان نصیر ایکس منسٹر | |
| ۷ | سردار عبدالرحمان خان، ایکس منسٹر | |
| ۸ | سردار اعطاء اللہ خان مینگل، ایکس چیف منسٹر | |
| ۹ | محمد حسین بلوچ | محکمہ بلدیات |
| ۱۰ | انور جان موسیٰ خیل، نائب تحصیلدار | محکمہ خوراک |
| ۱۱ | نیک محمد ای اے سی | محکمہ ملازمت ہا و عمومی نظم و نسق |
| ۱۲ | ملک بشیر احمد اسسٹنٹ | محکمہ مال |

۷ سرکاری افسران و اہلکاران کا دیانتدار ہونا اولین شرط ہے۔ لہٰذا محض دیانتداری کی بناء پر ترقیاں نہیں دی گئیں، اگر کسی سرکاری ملازم کی دیانت پر شک ہو تو اس کی ترقی روک دی جاتی ہے۔ صرف محکمہ پولیس میں حسن کارکردگی و بہادری کے صلے میں ایک اے ایس آئی کو ترقی دے کر ایس آئی (سب انسپکٹر) بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں سال رواں میں مبلغ ۔/۲۴۵۰۰ روپے پولیس ملازمین کو حسن کارکردگی و بہادری کے صلے میں بطور انعام دیئے گئے۔

| نمبر شمار | نام اہلکار | محکمہ |
|---|---|---|
| ۱ | عبدالحق | سیکریٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی |
| ۲ | محمد اسحاق، کلرک | ایضاً |
| ۳ | عبدالحق کانسٹیبل | محکمہ پولیس |
| ۴ | اللہ بخش کانسٹیبل | " |
| ۵ | انیس الحسن اوورسیئر | محکمہ تعمیرات |
| ۶ | انور شاہ ملک ایکس ای این | " |
| ۷ | خواجہ محمد حسین ایکس ای این | " |

| محکمہ | نام اہلکار | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| محکمہ تعمیرات | ایم اے پٹھان ایکس ای این | ۸ |
| " | سردار نصیر احمد ایکس ای این | ۹ |
| " | بشیر احمد ایس ڈی سی | ۱۰ |
| " | سردار احمد مرزا | ۱۱ |
| " | محمد عیسیٰ اورسیر | ۱۲ |
| " | احمد علی اورسیر | ۱۳ |
| " | چوہدری محمد علی سپرنٹنڈنٹ | ۱۴ |
| " | نثار احمد ملک ایس ڈی او | ۱۵ |
| " | ایم آر عباسی آرکیٹیکٹ | ۱۶ |
| " | مولوی محمد صدیق اسسٹنٹ | ۱۷ |
| " | محمد عظیم لہڑی ایکسین | ۱۸ |
| " | عبدالجبار لہڑی " " | ۱۹ |
| " | سردار نصیرالدین " " | ۲۰ |
| " | علی احمد بلوچ " " | ۲۱ |
| محکمہ ملازمت ہائے عمومی نظم ونسق | محمد اختر مرزا سابقہ ڈی سی خاران | ۲۲ |
| محکمہ ملازمت ہائے عمومی نظم ونسق | محمد تاج محمد خان لہڑی، سابقہ ڈی سی سبی | ۲۳ |
| " " " " | حاجی عبدالقیوم بلوچ سابقہ ای اے سی چمن | ۲۴ |
| محکمہ معدنیات | محمد رفیق سرویئر | ۲۵ |
| | میر غوث بخش بزنجو، سابقہ گورنر بلوچستان | ۲۶ |
| | میر گل خان نصیر، سابقہ وزیر بلوچستان | ۲۷ |
| | سردار عبدالرحمان خان، سابقہ وزیر | ۲۸ |
| | سردار عطاءاللہ خان مینگل، سابقہ وزیر اعلیٰ | ۲۹ |

| نمبر شمار | نام اہلکار | محکمہ |
|---|---|---|
| ۳۰ | غفار علی شاہ، سب انسپکٹر، ایکسائز | محکمہ ایکسائز |
| ۳۱ | محمد محسن بورڈ ۱۶ | محکمہ بلدیات |
| ۳۲ | شوکت افضال | " |
| ۳۳ | مختار علی اسسٹنٹ | محکمہ زراعت |
| ۳۴ | عبدالغفار خان، پی سی ایس | ایس اینڈ جی اے ڈی |
| ۳۵ | عطاالله جعفر | محکمہ خوراک |
| ۳۶ | شمشیر خان کلرک | دفتر پولیٹیکل ایجنٹ فورٹ سنڈیمن |
| ۳۷ | عبدالقیوم کلرک | ایضاً |
| ۳۸ | غلام رسول اوورسیر | محکمہ اخبار |
| ۳۹ | محمد احمد، ڈی ایف او | محکمہ جنگلات |
| ۴۰ | کریم داد جمالی، کلرک | پبلک ٹرانسپورٹ اتھارٹی |
| ۴۱ | محمد رمضان، کیشیر | محکمہ انسداد ملیریا |
| ۴۲ | عزیز الله ناظر، سول جج سبی | دفتر سول جج سبی |
| ۴۳ | الله جان موسیٰ خیل، نائب تحصیلدار | محکمہ خوراک |
| ۴۴ | نیک محمد ای اے سی | محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی |
| ۴۵ | ملک بشیر احمد، اسسٹنٹ | محکمہ مال |

## نوٹ:-

مندرجہ بالا اہلکاران میں سے صرف غفار علی شاہ جس کا نام نمبر شمار ۳۰ پر درج ہے، سزایاب ہوا۔ سپیشل جج کورٹ کے حکم کے تحت ایک ہزار جرمانہ کی سزا ہوئی۔ دیگر افراد کے مقدمات تاحال زیر سماعت ہیں اور کوئی ملزم بھی بری نہیں ہوا۔

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال پوچھا جائے۔

## نمبر ۲۵۲۔ میر صابر علی بلوچ

کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کب قائم کیا گیا اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کتنی آسامیاں پر کی گئیں؟

(ب) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے قیام سے قبل سندھ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران کتنی اسامیاں پر کی گئیں؟

(د) سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں کتنی گزیٹڈ آسامیاں صوبہ میں پر کی گئیں۔ درجہ دوم اور درجہ اول کی جدا جدا تفصیل دیں۔ ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا؟ کیا اسامیوں کو مشتہر کیا گیا؟ کیا چناؤ کے لئے انٹرویو لئے گئے؟ اگر انٹرویو کے بغیر کسی کا تقرر ہوا تو کیسے؟

## قائد ایوان

(الف) بلوچستان پبلک سروس کمیشن مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان آرڈیننس نمبر ۱۴، ۱۹۷۴ء) مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۴ء سے قائم کیا گیا۔ اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اب تک کوئی اسامی پر نہیں کی گئی۔

(ب) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے قیام سے قبل سندھ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران صوبائی حکومت کے مختلف محکموں میں کل (۱۱۹) ایک سو انیس اسامیاں پر کی گئیں، جن کی تفصیل محکمہ وار حسب ذیل ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ بورڈ آف ریونیو | نفی | ۲۔ محکمہ ملازمت ہا | ۷ آسامیاں |
| ۳۔ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات | ۲ آسامیاں | ۴۔ محکمہ صنعت و حرفت | ۱ آسامی |
| ۵۔ محکمہ مالیات | نفی | ۶۔ محکمہ صنعت و سماجی بہبود | ۲۳ آسامیاں |
| ۷۔ محکمہ بلدیات | ۱ آسامی | ۸۔ محکمہ مواصلات | ۲ آسامیاں |
| ۹۔ محکمہ آب پاشی و برقیات | ۵ اسامیاں | ۱۰۔ محکمہ امور داخلہ | ۷ آسامیاں |

۱۱۔ محکمہ خوراک وزراعت ۸ آسامیاں ۱۲۔ محکمہ تعلیم ۵۳ آسامیاں
۱۳۔ محکمہ قانون نفی

(د) بورڈ آف ریونیو :۔ سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء کے دوران ۱۲ نائب تحصیلداروں کو تحصیلداری کی آسامیوں پر ترقی دی گئی ہے اور ان کی ترقی کے لئے پوسٹوں کو مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں تھی، قواعد کے مطابق ان کی سنیارٹی اور موزونیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو ترقی دی گئی۔

سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء میں صرف درجہ اول کی ۷۷ اسامیاں پر کی گئیں، ان آسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کیا گیا۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ان آسامیوں کو مشتہر کرنے کے بعد امتحان اور انٹرویو لیکر انتخاب کیا جاتا ہے۔ کسی امیدوار کا بغیر انٹرویو تقرر نہیں ہوا۔ غالباً سوال کے اس جزو کا مدعا یہ ہے کہ بذریعہ پبلک سروس کمیشن کتنی آسامیاں پر کی گئیں ہیں۔

سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء کے دوران ۴ گزیٹڈ درجہ اول کی اسامیاں پر کی گئیں دو آسامیاں باقاعدہ طور پر مشتہر کرنے کے بعد پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ موزوں امیدواروں کی تعیناتی عمل میں لائی گئی، دیگر دو اسامیوں پر محکمہ کے دو آدمیوں کو قانون کے تحت ترقی دی گئی تاہم ان کی تعیناتی عمل میں آنے سے قبل حکومت کے مقرر کردہ سلیکشن بورڈ سے باقاعدہ طور پر منظوری حاصل کی گئی۔

نظامت ترقیات معدنیات حکومت بلوچستان کوئٹہ میں سروے اینڈ ڈرائینگ آفیسر کلاس II کی صرف ایک خالی اسامی پر کی گئی اس سلسلہ میں نظامت ہذا نے سرفیق الدین سرویئر کا کیس سفارشات کے ساتھ حکومت بلوچستان کو بھجوایا تاکہ اسے سرویئر سے سروے اینڈ ڈرائنگ آفیسر کی خالی اسامی پر محکمانہ ترقی دی جاسکے، لہٰذا حکومت نے اس کیس کی منظوری دی اور اسے سرویئر سے سروے اینڈ ڈرائنگ آفیسر کی خالی اسامی پر ترقی دیکر نظامت محنت میں سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء میں مندرجہ ذیل جدید اسامیاں پر کی گئیں۔

۱۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (درجہ اوّل) (۱)
۲۔ لیبر آفیسر (درجہ دوئم) (۲)
(۳) آفیسر شماریات (درجہ دوئم) (۱)

مندرجہ بالا اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقۂ کار اختیار کیا گیا۔
۱۔ ایک لیبر آفیسر کی اسامی کو سندھ بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے مشتہر کرنے کے بعد پُر کیا
۲، ۳، ۴ ۔ ۲ لیبر آفیسر اور ایک آفیسر شماریات کی اسامیوں کا تقرر محکمانہ انتخابی مجلس کے ذریعے پُر کیا گیا۔

اس نظامت میں سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں درجہ اوّل کی ۳ اسامیاں خالی تھیں، جن میں دو اسامیوں کے لئے فنی تجربہ درکار تھا، ان دونوں اسامیوں میں ایک اسامی کو محکمانہ طور پر اور دوسری اسامی کو براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جانا تھا۔ براہ راست بھرتی والی اسامی کو مشتہر کیا گیا۔ اور حکومت نے انٹرویو لیے اس اسامی کو پُر کیا۔ محکمانہ اسامی کو پُر کرنے کی تجویز مشترکہ سلیکشن بورڈ کی سفارش کے بعد حکومت کے زیرِ غور ہے۔ بقایا درجہ اول کی دو اسامیوں کو محکمانہ طور پر پُر کرنا تھا اور مسئلہ صوبائی سلیکشن بورڈ کے زیرِ غور ہے۔

درجہ دوئم کی پانچ اسامیاں براہ راست انتخاب کے ذریعے اور ۴ محکمانہ طور پر ترقی دیکر سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں پر کی گئیں پہلے براہ راست انتخاب بذریعہ اشتہار اور مشترکہ سلیکشن بورڈ کی سفارشات کے بعد عمل میں لایا گیا ہے محکمانہ امیدواروں کی ترقی ان کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال اور مشترکہ سلیکشن بورڈ کی سفارش کے بعد عمل میں لائی گئی۔

اس نظامت میں کسی درجہ اول یا درجہ دوئم کی اسامی کو سلیکشن بورڈ کی منظوری کے بغیر پُر نہیں کیا گیا

دوران سال ۷۴-۱۹۷۳ء لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ میں صرف ایک اسامی درجہ دوئم بذریعہ ترقی برطابق سینیارٹی و قواعد و ضوابط پر کی گئی ہے۔

سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں کل ۲۹ اسامیاں پر کی گئیں درجہ وار تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ درجہ اول اعلیٰ ۳ ۲۔ درجہ اوّل ۲۲
۳۔ درجہ دوئم ۳

درجہ اوّل (اعلیٰ) کی آسامیاں (پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز) کی ہیں، ان آسامیوں کو باقاعدہ مشتہر کیا گیا لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں پاکستان کے دوسرے صوبوں پنجاب سندھ و سرحد سے رجوع کیا گیا۔ اور حتیٰ کہ یہ مسئلہ گورنرز رابطہ کمیٹی میں بھی پیش کیا گیا۔

جہاں یہ فیصلہ ہوا کہ صوبہ پنجاب سندھ اور سرحد اس سلسلے میں بلوچستان کی ہر ممکن امداد کرینگے۔ مذکورہ بالا پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کافی ذاتی کوششوں کے بعد بولان میڈیکل کالج میں آنے پر رضامند ہوتے ہیں میڈیکل کالج میں مذرلیسی عملے کی کمی تقریباً ملک کے تمام صوبوں میں محسوس کی جا رہی ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی مذکورہ امیدوار دستیاب ہوتا ہے تو اس کو تعیناتی فوری طور پہ دیجاتی ہے۔

درجہ اول کی آسامیاں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی ہیں۔ ان آسامیوں کے لئے جب بھی کوئی میڈیکل گریجویٹ درخواست گزارتا ہے۔ اس کی عارضی طور پر تعیناتی کر دی جاتی ہے۔ یہ آسامیاں سندھ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے توسط سے کئی بار مشتہر کروائی گئیں لیکن ڈاکٹروں کی قلت کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور انتھک کوششوں کے باوجود اس وقت تقریباً ۵۰ کے قریب ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

درجہ دوم کی آسامیاں باقاعدہ طور پر اخبارات کے ذریعے مشتہر کی گئیں اور محکمانہ انتخابی بورڈ نے انٹرویو لینے کے بعد موزوں امیدواروں کا انتخاب کیا۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ میں دوران سال ۷۴، ۱۹۷۳ء صرف چار گزیٹڈ آسامیاں پُر کی گئیں ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ہے۔

(۱) بطور ڈپٹی سیکریٹری کلاس ون سینئر

(۳) بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر 〃 〃 جونیئر

مندرجہ بالا چار آسامیوں میں سے (۳) محکمانہ طور پہ بذریعہ ترقی پُر کی گئیں اور ایک آسامی کو براہ راست بموجب حکم سابق وزیر بلدیات پُر کیا گیا جس کے لئے کوئی مشتہری نہیں کی گئی۔

جہاں تک محکمہ ہذا کا تعلق ہے سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء کے دوران دس ایگزیکٹو انجینئر درجہ اوّل کی اسامیاں پُر کی گئیں اور تین درجہ دوم (ایس ڈی او) کی آسامیاں پُر کی گئیں، یہ اسامیاں

ریگولر ہنیں، بلکہ عارضی طور پر کام چلانے کی خاطر پُر کی گئیں تھیں۔ اور ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔

# محکمہ آبپاشی و برقیات

**درجہ اوّل:**۔ دو عدد اسامیاں پر کی گئیں، ایک کو پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر ترقی دی گئی اور دوسرے کو بلوچستان کے آرڈیننری سلیکشن بورڈ کی منظوری سے ایگزیکیٹو انجنیر کے عہدہ پر ترقی دی گئی، ان کے نام بالترتیب ملک ادریس احمد و عطا محمد جعفر ہیں۔

**درجہ دوئم:**۔ دس (۱۰) اسامیوں پر محکمہ کی سفارش پر پبلک سروس کمیشن کے توسط سے لبطور ایس ڈی او ترقی دی گئی اور پانچ اسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر براہ راست ایس ڈی او کی اسامی پر تعینات کیا گیا۔ پبلک سروس کمیشن نے باقاعدہ انٹرویو کے بعد چناؤ کیا تھا۔

نیز نو ایس ڈی او کی خالی آسامیوں پر گریجویٹ انجنیر کو چھ (۶) ماہ کی عبوری بنیاد پر براہ راست متعین کیا گیا اور ان آسامیوں کو پر کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو (REQUISITION) بھیجی جا چکی ہے۔

# شعبہ جیلخانہ جات (محکمہ داخلہ)

سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں درجہ دوئم کی ایک آسامی پر کی گئی۔ اس اسامی کو پر کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ اس آسامی کو مشتہر کیا گیا۔ چناؤ کے لئے سندھ بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے انٹرویو لیا اور چناؤ کے مراحل حسب ہدایات مروجہ عمل میں آئے

# شعبہ پولیس

سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں درجہ اول کی آٹھ (۸) اور درجہ دوئم کی ۱۰ دس،

اسامیوں کو پُر کیا گیا۔ درجہ اوّل کی اسامیاں د آرڈینری سلیکشن بورڈ، کی منظوری کے بعد حکومت بلوچستان کے احکام پر پُر کی گئیں، درجہ دوئم کی آسامیاں موزونیت بمعہ سنیارٹی د فٹنس کم سنیارٹی کو مدنظر رکھکر پر کی گئیں۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں درجہ دوئم اور درجہ اول کی اسامیاں از روئے قواعد مشتہر نہیں کی جاتیں اگر مناسب ہو تو افسران کو ترقی دینے کے لئے انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پولیس محکمہ میں درجہ اوّل اور درجہ دوئم میں جن افسران کو ترقیاں دی گئیں سب کا انٹرویو ہو چکا ہے، سوائے مندرجہ ذیل آفیسران کے:۔

۱۔ چوھدری غلام رسول — اُن افسران کی بعہدہ سپرنٹنڈنٹ پولیس (درجہ اوّل) ترقی
۲۔ مسٹر موسیٰ خان سیلاچی — حکومت بلوچستان محکمہ ملازمت عامہ نظم و نسق عمومی کے احکام
۳۔ مسٹر خیر محمد خان — کے تحت عمل میں آئی ہیں۔

# محکمہ خوراک و زراعت

مندرجہ ذیل درجہ اوّل و درجہ دوئم کی اسامیاں پر کی گئیں ہیں۔

| محکمہ زراعت | | محکمہ حیوانات | | شعبہ معلومات | | شعبہ تحفظ و مرمت مشینری | | شعبہ ماہی گیری | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اول | دوئم | اول | دوئم | اول | دوئم | اول | دوئم | اول | دوئم |
| ۲ | ۱۴ | ۵ | ۱۰ | - | ۱ | - | ۹ | - | ۱۰ |

| خوراک | | امداد باہمی | |
|---|---|---|---|
| اول | دوئم | اول | دوئم |

مندرجہ بالا تمام اسامیوں کو بھرنے کے لئے متعلقہ سروس رولز مرتبہ مغربی پاکستان و ہدایات حکومت بلوچستان کے مطابق طریقہ کار اختیار کیا گیا اور سوائے ایک اسامی کے جو کہ محکمہ مشینری میں درجہ دوئم سے تعلق رکھتی ہے، باقی تمام آسامیاں انتخابی بورڈوں کے ذریعہ پر کی گئیں۔

**محکمہ تعلیم** ۔ سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں محکمہ ہذا میں درجہ اول کی ۴۲ اور درجہ دوئم کی ۷ اسامیاں پُر

کی گئیں۔ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا کہ تمام اسامیوں کو پبلک سروس سروس کمیشن کے ذریعے مشتہر کیا گیا۔ اور انٹرویو سے کر اسامیوں کو پر کیا گیا۔ کوئی اسامی بغیر انٹرویو کے پر نہیں کی گئی۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ اب ایوان کے سامنے ایک تحریک التوا ہے جسکا نوٹس محمود خان اچکزئی نے دیا ہے محمود خان اچکزئی اپنی تحریک التوا پیش کریں،

**مسٹر محمود خان اچکزئی** میں مندرجہ ذیل واضح معاملے پر بحث کرنے کی غرض سے اسمبلی کی کارروائی روکنے کی تحریک پیش کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ دنوں سانحہ رلوہ کے بعد بلوچستان کے کئی شہروں میں ہڑتالوں اور جلسوں کے ذریعے جذباتی ردعمل کا مظاہرہ کیا گیا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

عوام میں اولاً اس سانحہ کے وقوع پذیر ہونے اور ثانیاً اپنے جذبات پر پابندی کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

**قائد ایوان** جناب والا جہاں تک اس سانحہ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر بلکہ اس پورے ایوان کو ان جذبات کا پوری طرح احساس ہے

جناب والا جہاں تک اس عظیم سانحہ کا تعلق ہے اور جیسے میرے معزز رکن کو بھی معلوم ہوگا اور اخبارات میں بھی آچکا ہے کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو اس سلسلے میں تمام بشر کہ لوگوں کو بلا رہے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ اس سانحہ کے متعلق ایک ایسا لائحہ عمل اختیار کریں گے اور ہم سب کو اس پر اعتماد کرنا چاہئے اس پر یقین رکھنا چاہیئے میں ایوان کے معزز رکن

سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں اور میں جیسے کہ عوام کے جذبات اور خواہشات ہیں، کو معزز جناب وزیراعظم تک پہنچاؤں گا اور مجھے اُمید ہے کہ اس یقین دہانی پر معزز ممبر اپنی تحریک التوار واپس لے لیں گے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** جام صاحب آپ میری تحریک التوار کو دیکھیے جس میں اس میں ملف طور پر لکھا ہے کہ "معزز یہ سلسلہ جاری ہے" عوام میں اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے اور ثانیاً اپنے جذبات پہ پابندی کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پہ بحث کی جائے "

**قائد ایوان** جناب والا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک میں نے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کیا ہے اس معاملے میں جہاں تک عوام کے جذبات کا تعلق ہے اور ہمارے اس معزز ایوان کے ہر رکن بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان کو ان جذبات کی قدر کرنی چاہیے اور ہر مسلمان کو اس معاملے کا صحیح طور پر احساس ہے لیکن جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے میں ADMISS IBILITY اور NONADMISSIBILITY میں جانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس لئے میں نے معزز رکن کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ . . . . .

**مسٹر محمود خان اچکزئی**۔ جام صاحب ہم مانتے ہیں کہ آپ کو ان واقعات کا احساس ہے اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے سے آپ کو دکھ ہوا ہے تو اسمیں کیا حرج ہے کہ اس پر بحث کی جائے

**قائد ایوان**۔ میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس پر ہڑتالیں ہو چکی ہیں اور اس پر

کافی جذبات کا اظہار ہو چکا ہے۔ لوگ اپنے خیالات اور غم و غصہ کا اظہار بھی کر چکے ہیں۔ جیسا کہ میرے معزز ایوان کے رکن نے خود اس تحریک التواء میں اس معاملے کا اظہار کیا ہے۔ اس یقین دہانی پر میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر......

**مسٹر محمود خان اچکزئی** جام صاحب اس پر اگر بحث ہو جائے تو کیا حرج ہے اس واقعہ کے وقوع پذیر ہونے سے عوام میں جذبات کا اظہار اور ثانیاً ان جذبات کے اظہار پر پابندی جیسے اقدام سے اُن میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

**قائد ایوان** جناب اس سلسلے میں میں گزارش کرتا ہوں کہ دس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم پارٹی ممبرز اس پر غور و خوض کر سکیں۔ تب ہی میں جواب دے سکوں گا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** محمود خان صاحب آپکی تحریک التواء کے جواب میں جام صاحب نے جو کچھ بتایا ہے، اس پر کافی کچھ ہو چکا ہے۔ اور تمام لوگوں کو پتہ ہے ...... اسکے بعد آپ نے کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں کیا اس لئے آپ کی تحریک التواء بڑی کمزور ہے، ہڑتالیں احتجاج جلوس مظاہرے۔ یہ سب چیزیں آپ نے اس میں شامل کر دی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکو بجٹ تک ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں اسے OUT OF ODER قرار دیتا ہوں۔

(وزیر مقننہ اب بل پیش کریں۔)

**میر احمد نواز خان بگٹی** (مسٹر ڈپٹی اسپیکر کی مخاطب ہوتے ہوئے) جناب ذرا یہاں بھی توجہ دیجیئے

…uld like to make a contention on behalf of these people who …sitting here (Pointing to gallery). I want to protest and want to put it in very strong words and terms that we have decided to ………… …

**Leader of the House :-** Sir,
Point of order : I would like to know from the Honourable member that on which point he would like to explain. Whether he is on a point of order ?

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :-** On personal explanation.

**Leader of the House :-** Sir, I don't think if the question of personal explanation arises here.

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:-** جام صاحب ان کو بات کرنے دیں ۔

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :-** We are boy-cotting this Assembly, because we feel and we know and it has been proved to us beyond any shadow of doubt that this Assembly which is sitting here today is absolutely unconstitutional. We, the members of the National Awami Party have always believed in rule of law but we see today that after sixteen months…………………

**Leader of the House :-** Point of order Sir,……………

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :-** I am on point of personal explanation.

جناب مجھے ختم کرنے دیجئے ۔

**Leader of the House :-** I am on point of order Sir,

جناب میں یہ پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کس موضوع پر بولنا چاہتے ہیں وہ کونسی بات ایسی پیش آئی ہے کہ وہ Personal explanation. کرنا چاہتے ہیں

**میر احمد نواز خان بگٹی** ، بھائی میں یہ بتا رہا ہوں کہ ہم Boy-cott کیوں کر رہے ہیں ؟

**قائد ایوان** آپ کسی ایسی . . . . . . .

**میر احمد نواز خان بگٹی** Explanation ہو رہی ہے جناب

**قائد ایوان** یہ بہتر ہوتا کہ آپ اس تحریک التواء پر اظہار خیال کرتے ، لہٰذا اس سلسلہ میں پوائنٹ آف آرڈر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جناب اسپیکر میں آپ سے رولنگ کی درخواست کرونگا۔

**Mr. Ahmed Nawaz Khan Bugti,** Jam Sahib, dont be Frightened. I would not say any thing which may hurt you.

گھرائیے نہیں جناب

**Sardar Ghous Bux Khan Raisani :-** Point of order Sir, Leader of the cpposition speaking from that side says that why they are goin to boy-cott and gives his point of explanation.

وہ کہتے ہیں کہ ہم ہڑتال کر رہے ہیں

**میر احمد نواز خان بگٹی** ہڑتال نہیں بائی کاٹ کر رہے ہیں۔

**وزیر مالیات** ہڑتال ہی کی جاتی ہے ، جناب مگر سوال یہ ہے کہ انکو ہڑتال کرنے کے بعد کہنا چاہیئے ، انہوں نے کیوں ہڑتال کی ہے ، اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کام جو انہوں نے ابھی تک کیا ہی نہیں ہے ۔

I think it is out of order and should be ruled out Sir,

**میر احمد نواز خان بگٹی** جناب ہم ایسا کرنے والے ہیں اور میں اسکی وضاحت کررہا ہوں

**مسٹر محمود خان اچکزئی** جناب اسکی وضاحت اخباروں میں آچکی ہے، اور یہاں اس کی ضرورت نہیں ہے،

**میر احمد نواز خان بگٹی** جی یہاں اخباروں کا کوئی تعلق نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے اور وہ جیلا جیز ہے (جام صاحب کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) آپ نے تو اپنے بنگلوں کی کھڑکیوں پر سلاخیں لگا دی ہیں آپ گھبراتے کیوں ہیں۔

**قائد ایوان** مجھے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

**Mr. Deputy Speaker :-** Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti, the best thing would have been that you should had moved a privilege motion and then you could speak on your subject.

**Mr. Ahmed Nawaz Khan Bugti :-** well, Sir, If you are kind enough to let me explain, I will do so otner vise I shall walk out of this House.

**Finance Minister :-** Sir, he canrot give an explanation for a thing that he is going to do. He should give an explanation for a thing that he has already done. If he walks out and then returns to the House and says that why he walked out. This will be in order. But he has not done any thing and is going to explain. I think that is no explanation at all.

**Mr. Ahmed Nawaz Khan Bugti** — All right, if the ruling is the same, then I walkout and then come back and give the explanation. If you had the courage to hear me (asking Mr. Deputy Speaker) May I continue Sir ?

Mr. Deputy Speaker :- Yes please.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Thank you Sir,

Finance Minister :- Under which rules of the assembly procedure you are allowing him to do so? I would like to know.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Under the rules of hearing courage.

Mr. Deputy Speaker :- Mr. Ahmed Nawaz Khan, please be brief.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Very very brief Sir, so, I was saying that we have always believed in rule of law and sovereignty of the assemblies but much to our regret, since the past sixteen months we have seen what law has been implemented and how the assemblies are working in Pakistan and how the constitution has been put into practice in this country. When I say that we have been constrained to boy-cott this assembly............

Minister for Education:- (Mir Yousuf Ali Khan Magsi) Point of order Sir, This is a Provincial Assembly of Baluchistan. It is not a National Assembly and the Honourable member cannot discuss all the assemblies of Pakistan here. It is quite irrelevant.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- I was talking about the Baluchistan Assembly.

Mr. Deputy Speaker :- Mr. Ahmed Nawaz Khan, you please be brief to the point of boy-cott.

r Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Then what was I talking about, I am saying about boy-cott and not about any thing else Sir, so I was saying. ......

Education Minister :- Mr. Speaker, The Honourable member himself cannot contradict his wordings. He had said all the Assemblies working in Pakistan.

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :-** This is a part of those assemblies. It is part of constitution.

Education Minister :- Mr. Speaker, the Honourable member has been a minister and a member of this house. How does he not know the rules. It is very sad to say. The matter is concerning Baluchistan and not the National Assembly. He cannot talk about the whole world.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Alright I don't talk about the world. The world which is governed by the Peoples Party. I talk about the little province of Baluchistan. Why we boycott this assembly because I feel, my party feels that there is no consitution being implemented in these assemblies and in Baluchistan. Now, is there any thing in the constitution which says that a constitutionally constiuted body can be dismissed by a man sitting in Islamabad, — — — — — — — — — — — —XX

(intrruption by mutual discusstions among the members)

Finance Minister :- I understand that he is being encouraged to speak such things, because there are no such rules allowing him to speak in this way.

Mr. Deputy Speaker :- Mr. Ahmed Nawaz Khan Bugti, I ask you to be relevent and to the point.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- I have got the permission Sir, when the other side keep on getting up and interrupting and disturbing me. I cannot do any thing, can I ?

---

XX Expunged by the deputy speaker.

**میر صابر علی بلوچ** : جناب ابھی تک بائی کاٹ ہوا نہیں ہے ، اور میر صاحب بدل سے بیٹھیں اور پھر بھی ۔ ـــ ... ... ... ... ... ... ...

XX ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ... ...

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- Yes Man, alright, yesman. I was saying that the constitution has not been implemented in Baluchistan because does the constitution say that a legally constituted Government can be dismissed by a man who is already responsible for making one half of Pakistan ? Does the constitution say that you can murder Abdul Samad Achakzai and Maulvi Shamsuddin ? .. ......

(Interruption) ....................

Mr. Deputy Speaker :- Please you sit down, you have said sufficient. You have said enough so finish your speech.

Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti :- I finish sir, I have not started yet, what I am saying is all this is unconstitutional, that includes most the assembly member it includes your self Mr. Deputy Speaker.

**قائد ایوان** ـ پوائنٹ آف آرڈر ـ

معزز رکن نے آئین کا جو حوالہ دیا ہے ، میرے خیال میں یہ ایوان آئین کے متعلق کسی قسم کا اظہار رائے نہیں کر سکتا ---- ( مداخلت )

جناب والا جہاں تک معزز رکن نے کہا ہے اور اپنا اظہار خیال کیا ہے ـ پچھلے متواتر چھ

---

XX Expunged by the deputy speaker.

دلزں تک حزب اختلاف کے ممبر اجلاسوں میں باقاعدہ شرکت کر چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آجکا یہ واک آوٹ والا حصہ صرف ایک ڈراماتی انداز ہے تاکہ عوام کو غلط راستے پر ڈالا جا سکے اور انہیں غلط باتیں بتلائی جائیں۔

**میر احمد نواز خان بگٹی** ۔ کیا فرمایا کبھی آپ نے کسی کو صحیح راستے پر ڈالا ہے؟

**قائد ایوان** باقی رہی آئین کی بات تو میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے جس طرح سے انکی حکومت کو برخاست کیا تھا ، بالکل آئین کے مطابق تھا اور اسمیں کوئی بھی غلط اقدام نہیں اٹھایا گیا تھا۔ بلکہ تمام آئینی تقاضوں کے مطابق تھا اور میں سمجھتا ہوں کو جس انداز سے وہ تقریر کر رہے ہیں اس کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ اسمبلی کے باقاعدہ ضوابط کار ہوا کرتے ہیں اور میرے خیال میں وہ انکی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔

( مداخلت )

اور جہاں تک واک آوٹ کرنے کا تعلق ہے تو ممبر موصوف کسی بھی تحریک کسی بھی بل کے پیش ہونے پہ واک آوٹ کر سکتے ہیں اگرچہ یہ واک آوٹ کرنے کا صحیح موقعہ نہیں ہے جبکہ اُن کے ممبران اسمبلی کی کارروائیوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ جس کا کوئی اخلاقی اور قانونی جواز نہیں۔

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti,** Sir, I reserve the right to walk out before presentation of the Bill ................

Now, can I continue ?

**Mr Deputy Speaker:**—you have said enough. Let us do the business of the House.

**Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti** :- Alright if I have said enough, we are boy-cotting this Assembly and we don't agree with this unconstitutional assembly that includes you Mr. Speaker and half of this house here.

(Interruption)

(اسی موقع پر حزب اختلاف کے ممبران اسمبلی کی کارروائی سے واک آوٹ کر گئے)
(اسی دوران پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب اٹھے اور انہوں نے اسمبلی کے کاغذات جو انہیں بطور صحافی مہیا کیے گئے تھے غصّے میں آکر پھاڑ ڈالے اور ایوان میں گرا دیئے اور گیلری سے باہر جانے لگے)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** یہ صاحب جو گیلری سے جا رہے ہیں انکو روک لیا جائے۔ اور نہ جانے دیا جائے۔ واچ اینڈ وارڈ کا عملہ اس شخص کو پکڑ لے

(گیلری میں شور وغل ایک شخص کی آواز میں یہاں نہیں بیٹھنا چاہتا اور کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا)

**وزیر مالیات** اس شخص کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیئے

(آپس کی باتیں)

**وزیر اعلیٰ** ۔ جناب اسپیکر! ابھی پریس گیلری میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر اسمبلی کے کاغذات پھاڑ کر ایوان میں پھینکے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے پر تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ جام صاحب تحریک پیش کریں

**وزیر اعلیٰ** ـــ جناب والا ابھی جو شخص پریس گیلری سے اٹھا اور اس نے اسمبلی کی ترتیب کارروائی کے کاغذات کو پھاڑ کر زمین پر پھینکتے ہوئے اور سنز چڑھاتے ہوئے باہر روانہ ہوا ہے، اور جناب آپ نے اسکو روکنے کیلئے حکم بھی دیا ہے تو جناب والا اس واقعہ سے اس ایوان کا استحقاق سخت مجروح ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـــ میں اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔

**میاں سیف اللہ پراچہ** ـــ جناب عالی میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کو متعلقہ مجلس برائے قواعد و استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـ تحریک یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق کو مجلس برائے قواعد و استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

تحریک منظور ہوئی ۔ اس تحریک استحقاق کو مجلس برائے قواعد و استحقاق کے سپرد کیا جاتا ہے۔

اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے،

(دس بجکر ۵۵ منٹ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی ہوگی)

(اجلاس ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـ اب بل پیش کیا جائیگا لہٰذا وزیر متعلقہ اپنا بل پیش کریں۔

**قائد ایوان** ـ جناب والا میں زرعی اصلاحات کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء اس وقت پیش کرنا نہیں چاہتا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـ اگلا بل

**وزیر تعلیم و اطلاعات** ـ جناب والا میں بھی مغربی پاکستان کے طباعت و اشاعت کا بلوچستان ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء اس وقت پیش نہیں کرنا چاہتا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـ اگلا بل

**قائد ایوان** ـ جناب والا ۔ میں بلوچستان سرکاری ملازمین کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ـ بلوچستان سرکاری ملازمین کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کیا گیا۔ اب اگلی تحریک

**قائد ایوان** ـ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سرکاری ملازمین کے مسودہ

قانون معدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ

بلوچستان سرکاری ملازمین کے مسودہ قانون معدرہ ۱۹۷۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور ہوئی)

**قائد ایوان** ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان سرکاری ملازمین کے مسودہ قانون معدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ

بلوچستان سرکاری ملازمین کے مسودہ قانون معدرہ ۱۹۷۴ء کو فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

(تحریک منظور ہوئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ اب اس مسودہ قانون پر کلازوار بحث ہوگی ۔

**قائد ایوان** ۔ جناب والا چونکہ اس مسودہ قانون میں چند ضروری ترمیمیں کرنا ہیں اسلئے میں تجویز پیش کرتا ہوں، کہ اس پر بحث کل تک کے لئے ملتوی کر دی جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ اس بل پر بحث کل تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

اب اسمبلی کا اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(۱۱ بجکر ۴۰ پر اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہوگیا)